پلاسٹک سرجری کا اسلامی تصور (ایک تحقیقی جائزہ)

Plastic Surgery in the light of Quran and Hadith

1. Altaf Hussain Memon	2.Dr.Naimatullah Soomro
Ph.D. Scholar Islamic Culture Department sindh uni of Jamshoro Hyderabad	Associate Professor , Govt.S.N.MS Degree College Tharushah District Nausharo Feroz Sindh
Email:altafhussaintahiri@gmail.com	**Email:**naimatsoomro296@gmail.com

To cite this article

Altaf Hussain Memon, Dr.Naimatullah Soomro,Urdu (2021)

ISSN :No: 2790-0460

پلاسٹک سرجری کا اسلامی تصور (ایک تحقیقی جائزہ)

Plastic Surgery in the light of Quran and Hadith

Albahis: Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 1–13. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

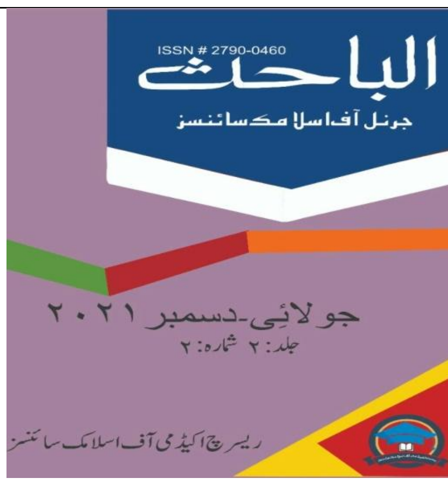

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

پلاسٹک سرجری کا اسلامی تصور (ایک تحقیقی جائزہ)

Plastic Surgery in the light of Quran and Hadith

Abstract

Islam is universal code and religion contains therein flexibility in solving questions of any nature. The Ulamas of the early age of Islamic jurisprudence (Usool-al-Fiqah and Fiqah) have laid down the rules and principles derived from Islamic divine text, so that answers can be found to solve the new arising problems. Islam welcomes medical science in every age. Islam wants easiness not difficulty. Plastic surgery or cosmetic surgery on the basis of need and treatment is allowed in Islam. In the case a person losing any limb in any accident, born with a physical defect or extra limb or cut of lips, suffering from deformity or burns which disfigure a person's features e.t.c, is permissible to undergo plastic surgery or cosmetic surgery to rectify or restore one's appearance. But when a person for the sake of more attraction, luxurious purpose, vanity or beauty undergoes plastic surgery or cosmetic surgery not for sound reason, it is not allowed in Islam, because these actions are tempering with the creation of Allah. Such as breast augmentation, reshaping of nose or any part of the body for the sake of beautification and removing of wrinkles due to aging e.t.c.

Keywords: Plastic Surgery, Cosmetic Surgery, Fiqah, Medical Treatment, Ijtihad.

کلیدی الفاظ : پلاسٹک سرجری ، کاسمیٹک سرجری ، فقہ ، طبّی علاج ، اجتہاد ۔

تعارف

دنیا کے تمام مذاہب انسانوں کی فلاح و بہبود کو ترجیح دیتے ہیں اور انسانوں کو ہر برائی اور بے حیائی سے روکتے ہیں۔ اسلام میں طہارت، پاکیزگی، صفائی اور زیب و زینت کی کتنی اہمیت ہے ؟اس کا اندازہ حضور اکرم ﷺ کی لاتعداد احادیث جن میں طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کے مطالعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔اس سلسلے میں احادیث کثرت سے نقل کی جاتی ہیں۔ حدیث کی اکثر کتابوں میں کتاب الطہارت اور کتاب اللباس کے عنوانات کے تحت کافی احادیث مذکور ہیں۔ان احادیث میں طہارت، پاکیزگی اور زیب و زینت کے مسائل اور احکامات موجود ہیں۔اسلام تمام معاملات میں اعتدال پسند ہے اور اسلام اس کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔اس طرح زیب و زینت کے معاملے میں بھی درمیانہ روی کو اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔اسلام نے جہاں زیب و زینت کا حکم دیا ہے وہیں حد سے تجاوز کرنے کو بھی ناپسند کیا ہے اور اس کی حدود بھی مقرر کر دی ہیں۔انسان کو یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ انسان کی تخلیق کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرنا ہے۔ جیسا کہ انسان دنیا میں آسانی، سہولت اور عیش و عشرت کے لیے بہت محنت کرتا ہے، اس لیے وہ مختلف پراڈکٹس بنانے کے لیے بہت سی ایجادات

کرتا ہے تاکہ وہ ان سے اپنی دنیاوی زندگی کا لطف اٹھا سکے، اسی طرح اس نے خود کو مزید خوبصورت اور پرکشش بنانے کے لیے بہت سی ایجادات کی ہیں۔ بہت سے نئے نئے ایسے طریقے تلاش کئے ہیں جن سے انسان خود کو زیادہ پرکشش بنا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے مختلف بیماریوں کے علاج میں انسانی اعضاء کے ضائع ہونے اور حادثات کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کی تلافی کے طریقے بھی تلاش کیے ہیں۔ ان علاج اور طریقہ کار کو زیادہ موثر اور آسان بنایا گیا ہے اور ان کو آسان بنانے کے لیے مزید کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح تزین اور پرکشش دکھنے کے لئے نئے طریقوں میں سے پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری بھی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس پوری سنسار کا تنہا مالک ہے اور پوری کائنات کا خالق و مصور ہے۔ اللہ رب العزت کی تمام تخلیقات میں سے حضرت انسان سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین تخلیق کا نمونہ ہے۔ انسان کی ظاہری بناوٹ، جسم، ظاہری شکل اور اندرونی نظام اس صنعت کار کی اعلی ترین کاریگری کا ایک عظیم شاہکار اور زندہ ثبوت ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اپنی اس تخلیق کی تعریف اس طرح فرمائی ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝.[1]

ترجمہ: ''بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا ہے''۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۠ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝۔[2]

ترجمہ: پھر ہم نے نطفہ کو جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنا دیا، پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیا، پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا، پھر اسے دوسری ساخت پر بنایا۔ برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے زیادہ بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝[3]

ترجمہ: (اللہ ہی ہے) جس نے جو بھی چیز پیدا کی اس کو بہت حسین بنایا اور انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔

اللہ رب العزت نے حضرت انسان کو اپنی مخلوقات میں سے نہایت محترم و مکرم بنایا ہے۔ اس سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔ دنیا کی تقریباً ہر دوسری مخلوق کو انسانوں کی خدمت، اس کی ضروریات کو پورا کرنے اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کے لیے پیدا کیا ہے۔ اس نے ہر مخلوق کو کسی نہ کسی مقصد کی خاطر پیدا کیا ہے۔ اس کی قدرت کے کارخانے میں کوئی بھی چیز بے کار یا بے فائدہ ہر گز نہیں ہے۔ اللہ رب العزت نے انسان کو حسین پیدا کیا ہے اور اس حسن کو برقرار رکھنے کے لیے بناؤ سنگھار اور سجانے کا حکم کچھ اس طرح فرمایا ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۔ ۝[4]

ترجمہ: اے اولاد آدم! تم ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو اور کھاؤ پیو اور فضول خرچی کو چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

1۔ القرآن ۹۵ : ۴

2۔ القرآن ۲۳ : ۱۴

3۔ القرآن ۳۲ : ۷

4۔ القرآن ۷ : ۳۱

پلاسٹک سرجری کی تعریف

لفظ پلاسٹک سرجری سننے سے ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس میں پلاسٹک کا استعمال کیا گیا ہوگا۔ حالانکہ کہ ایسا نہیں ہے۔ لفظ پلاسٹک سرجری دراصل یونانی لفظ (Plastic) پلاسٹک سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے بدلنا، تبدیل کرنا اور کسی چیز کو نئی شکل دینا۔ طب کی اصطلاح میں پلاسٹک سرجری کے دیگر نام بھی پائے جاتے ہیں۔ انگریزی زبان میں پلاسٹک سرجری کو کاسمیٹک سرجری"Cosmetic Surgery " بھی کہا جاتا ہے۔ اسے عربی زبان میں جراحۃالتجمیل یا العملیات الجمیلیہ کہتے ہیں اور"Surgery Reconstructive"، جس کو عربی زبان میں جراحۃالتقویم یا جراحۃالرہیم کہا جاتا ہے۔ عربی میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ جراحۃالتجمیل ہی ہے۔ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی جدہ نے پلاسٹک سرجری کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

جراحة التجميل هي تلك الجراحة الّتي تعني بتحسين او تعديل شكل جزء او اجزاء من الجسم البشري الظاهر ,او اعادة وظيفة اذا طرء عليه خلل مؤثّر۔[5]

ترجمہ: پلاسٹک سرجری سے مراد انسانی جسم کے کسی بھی ظاہری عضوہ (حصہ) یا جسم کے کتنے ہی حصوں کو خوبصورت بنانا یا نادانستہ طور پر کوئی آفت آگئی ہو (کسی عضو کو کسی حادثے یا حادثے کے نتیجے میں نقصان پہنچا ہو) تو اس کو دوبارہ کارگر بنانے کے لئے کیا جانے والا آپریشن ہے ۔

ڈاکٹر محمد احمد کنعان پلاسٹک سرجری کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

بأنها جراح تجري لتحسن منظر جزء من اجزاء الجسم الظاهرة او وظيفة اذا ما طراء عليه نقص او تلف او تشوه۔[6]

ترجمہ: یہ آپریشن جسم کے ظاہری اعضاء کو خوبصورت بنانے یا انہیں بہتر اور زیادہ کارآمد بنانے کے لیے کیا جاتا ہے، جب اس میں کسی قسم کا کوئی نقص پیدا ہو جائے، چاہے وہ پیدائشی نقص ہو یا کسی حادثے کا نتیجہ ہو ۔

مطلب کہ پلاسٹک سرجری انسان کی شکل وصورت اور ظاہری بناوٹ سے تعلق رکھنے والا ایک آپریشن ہے۔ اس آپریشن کے ذریعے انسانی جسم میں پیدا ہونے والے طبعی طور یا حادثاتی طور پر پیدا ہونے والے عیوب کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انسانی جسم کو مزید خوبصورت اور پرکشش بنانے یا جسم کے ظاہری حصہ کو ٹھیک کرنے کا طبّی عمل ہے۔

ضرورت واہمیت

جیسا کہ بیماری جسمانی اور باطنی (اندرونی) ہوتی ہے۔ ایک ہے جسمانی بیماری تو دوسری ہوتی ہے نفسیاتی یا ذہنی بیماری۔ اسی طرح تکلیف بھی جسمانی یا نفسیاتی طور پر ہوتی ہے۔ ان بیماریوں اور تکالیف کا حل علاج ہی سے ممکن ہے۔ علاج کا مقصد ان بیماریوں سے نجات حاصل کر کے تکلیف کو دور کرنا ہی ہوتا ہے۔ بعض اوقات انسان کے ظاہری جسم میں کوئی نقص یا عیب پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان بدنما بن جاتا ہے۔ پھر وہ عیب چاہے پیدائشی طور پر ہو یا کسی حادثی کا

5۔ قرارات الدورۃ الثامنہ عشر بوتراجایا ملیزیا، جدہ ۱۴۲۸ھ، مجمع الفقہ الاسلامی، ص ۳۰۔

6۔ کنعان، محمد احمد، الموسوعہ الفقھیہ الطیبہ، بیروت ۱۴۲۰ھ، دار النفائس، ج ۲: ص ۳۵۰

نتیجہ ہو، اب وہ عیب جو انسان کو معیوب بنا دیتا ہے، خواہ وہ پیدائشی ہو یا حادثاتی مگر انسان کو نفسیاتی طور پر اذیت پہنچاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان جسمانی تکلیف کے ساتھ نفسیاتی طور پر بھی اذیت اٹھاتا ہے۔ جسمانی تکلیف کی طرح ذہنی تکلیف بھی بہت زیادہ درد دیتی ہے۔

اسلام مصائب و آلام کو دور کرنے کے عمل کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس عمل کو بھی سراہا ہے اور پسند بھی کیا ہے۔ یہ تکلیف خواہ روحانی ہو یا نفسانی، معنوی ہو یا حسی، اس کو دور کرنا اسلام کی نظر میں ایک قابل مدح عمل ہے۔

ابن نجیم زین العابدین اپنی کتاب میں فقہ کا ایک عمومی اصول بیان کیا ہے کہ :

الضرار یزال۔[7] ترجمہ: ''تکلیف کو ختم کیا جائے گا''۔

ایک انسان بہت زیادہ ذہنی اذیت اٹھاتا ہے جب وہ کسی خرابی کا شکار ہوتا ہے اور بہت زیادہ تناؤ برداشت کرتا ہے۔ احساس کمتری کا بھی شکار ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ بوجھ کسی آفت و مصیبت سے کم نہیں ہوتا۔ اس مصیبت اور آفت سے نجات حاصل کرنا اس کی ضرورت بن جاتی ہے۔ بلکہ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس بوجھ سے چھٹکارا حاصل کرنا اس کی اشد ضرورت بن جاتی ہے۔ وہ اس اذیت سے نکلنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ علامہ الحموی نے اپنی کتاب غمز عیون البصائر کی شرح الاشباہ والنظائر میں حاجت کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ ۱۔ ضرورت، ۲۔ حاجت، ۳۔ منفعت، ۴۔ زینت، ۵۔ فضل

1. **ضرورت** :انسان کا اس حد تک پہنچ جانا کہ اگر وہ منع کردہ چیز کو نہ کھائے تو وہ مر جائے گا یا موت کے قریب ہو جائے گا، تو یہ درجہ اس حرام کے استعمال کو مباح بنا دیتا ہے۔
2. **حاجت:** یہ اس بوکھے کی طرح ہے جس کو کھانا نہ ملے تو اس کی موت واقع تو نہ ہو گی لیکن وہ مشقت اور تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا۔ یہ درجہ کسی حرام کو مباح نہیں بناتا بلکہ روزے کے توڑنے کو مباح بناتا ہے۔
3. **منفعت:** اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو گندم کی روٹی، بکرے کا گوشت اور مرغن غذائیں کھانے کی خواہش ہو۔
4. **زینت:** اس کی مثال مٹھائی اور گڑ کی خواہش کرنے والے شخص کی طرح ہے۔
5. **فضل:** حرام اور مشتبہ چیزیں کھانے میں وسعت اختیار کرنا ہے۔[8]

جس انسان کے جسم میں کوئی عیب ہو اور وہ عیب اس کو بدنما بنا دے تو وہ بہت بڑی مشقت اور اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پلاسٹک سرجری بھی حاجت کے زمرے میں آجاتی ہے۔ کیونکہ مذکورہ تعریف کے مطابق حاجت میں موت واقع نہیں ہوتی بلکہ انسان مشقت اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ عیب کا شکار شخص بھی ذہنی تکلیف میں مبتلا ہو کر مشقت میں ہی رہتا ہے اور حاجت شریعت کی روشنی میں ضرورت کی طرح ہوتی ہے۔

حاجت اور ضرورت کے بارے میں فقہی اقوال

امام سیوطی نے فقہ کا ایک قاعدہ بیان کیا ہے:

المشقّة تجلب التيسر۔[9]

7۔ ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم، الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفہ النعمان، بیروت ۱۴۰۵ھ، دار الکتب العلمیہ، ص ۴۲۔

8۔ الحموی احمد بن محمد الحنفی، غمز عیون البصائر، شرح کتاب الاشباہ والنظائر، بیروت ۱۴۰۵، دار الکتب العلمیہ، ج ۱ : ص ۱۰۷۔

ترجمہ: ''مشقت آسانی لاتی ہے''۔

یہ بھی فقہ کا ایک قاعدہ ہے کہ:

الحاجة تنزل منزلة الضرورة عامة او خاصة۔[10]

ترجمہ: ''حاجت عام ہو چاہے خاص، مگر ضرورت کے درجے تک پہنچ جاتی ہے''۔

الضرورات تبیح المحظورات۔[11]

ترجمہ: ''ضرورت پڑنے پر ناجائز چیزیں بھی بقدر ضرورت جواز کے دائرے میں آجاتی ہیں''۔

بدنمائی یا عیب جان لیوا بیماریاں تو نہیں ہوتیں مگر ذہنی اذیت اور تکلیف کا باعث ضرور بنتی ہیں، اور یہاں تک کہ جسمانی تکلیف کی طرح ذہنی پریشانی بھی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ ان اذیتوں اور جسمانی تکالیف کو دور کرنے کے لئے پلاسٹک سرجری کا درست ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جسمانی بدنمائی کو دور کرنا اور جسمانی تکلیف کو ختم کرنا شرعی حاجت ہے اور حاجت عام ہو یا خاص، ضرورت کے تابع ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس عیب کو ختم کرنے کے لئے آپریشن کرانا جائز ہوگا۔ علاج کے بغیر انسان کو مشقت اور تکلیف میں زندگی گذارنی پڑتی ہے۔ اسلام مشقت کے بجائے آسانی کو ترجیح دیتا ہے۔

پلاسٹک سرجری بحیثیت علاج

پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری کے جائز ہونے کی فتوائیں موجودہ دور کے علما کرام نے دی ہیں۔ ان میں جواز کی علت علاج اور ذہنی تکلیف کو دور کرنے کے لئے ضرورت اور حاجت پائی جاتی ہے۔ اس نقص کو درست کرنے کے لیے جس کی وجہ سے عیب ظاہر ہوتا ہے اور انسان کی ظاہری بناوٹ بدنما ہو جاتی ہے، اس کو ٹھیک کر کے اصل حالت میں لانے، کسی ناکارہ عضوہ کو کام کے قابل بنانے کے لئے اور جسمانی اور ذہنی تکلیف کو دور کرنے کے لئے پلاسٹک سرجری علاج کے زمرے میں آجاتی ہے۔

اسلام علاج کرانے کی اجازت دینے کے ساتھ اس کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ علاج کو سنت نبوی کا درجہ حاصل ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے خود بہت سی بیماریوں کے علاج کی طرف رہنمائی اور نشاندہی بھی کی ہے۔ صحت اللہ تعالی کی عظیم نعمت ہے۔ صحت کی دیکھ بھال، حفاظت اور بیماروں کا علاج اسلامی شریعت کا پسندیدہ عمل ہے۔ حدیث کی کتابوں میں طب نبوی کے الگ الگ باقاعدہ ابواب موجود ہیں۔ پلاسٹک سرجری علاج کا ایک نیا طریقہ ہے۔ بحیثیت علاج بوقت ضرورت اور حاجت پلاسٹک سرجری کی شرعا اجازت ہے۔ احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود ناکارہ ہو جانے والے اعضاء کا علاج کیا ہے۔

9۔ السیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن ابن ابی بکر، الاشباہ والنظائر فی قوائد وفروع فقہ الشافعیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ، ص ۶۹۔

10۔ ایضا ص ۶۷۔

11۔ ابن نجیم، الاشباہ والنظائر علی مذھب ابی حنیفہ النعمان، ص ۱۳۱۔

جیسا کہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:

كنت يوم احد اتقي السهام بوجهي عن وجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكان وآخرها سهما نذرت منه حدقتني، فاخذتها بيدي، قلت: يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان لي امرأة احبها واخشى ان تراني تقذريني، قال، ان شئت صبرت ولك الجنة، وان شئت رددتها ودعوت الله تعالىٰ لك، فقال: يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الجنة جزاء جميل وعطاء جليل، وانّي مغرم بحب النساء واخاف ان يقلن اعور، ولكن تردها وتسأل الله تعالىٰ لي الجنة، فردّها ودعا لي بالجنة۔ [12]

ترجمہ: ''غزوہ احد کے موقع پر اپنا چہرا سامنے رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک سے تیر روک رہا تھا تو ایک تیر ایسا لگا کہ میری آنکھ باہر نکل آئی۔ میں نے اسے اپنے ہاتھ میں لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی کہ میں شادی شدہ ہوں۔ میں اپنی عورت سے پیار کرتا ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ اب مجھے پسند نہیں کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو گے تو تمہیں جنت مل جائے گی اور اگر تم چاہو تو میں اسے واپس لگا دوں اور اللہ سے تمہارے لیے دعا مانگوں۔ اس پر میں نے کہا! یا رسول اللہ! ﷺ جنت بہترین بدل ہے، لیکن میں گھر والوں کی محبت میں گرفتار ہوں، مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے کانا کہیں گے۔ اس لئے اسے واپس اپنی جگہ پر رکھیں اور جنت کے لیے دعا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو واپس لگایا اور میرے لئے جنت کی دعا بھی فرمائی''۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ خرابی محض بدنمائی اور عیب تھی اور قابل برداشت بھی تھی، ورنہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو صبر کی تلقین نہ کرتے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے اس عیب کو ختم فرمایا۔ اس حدیث سے عیب یا نقص کو ٹھیک کرنے کا جواز ملتا ہے۔

حضرت یزید بن ابی عبید سے مروی ہے کہ:

رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔ [13]

ترجمہ: ''میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک نشان دیکھا، میں نے اس سے پوچھا: اے ابو مسلم! یہ نشان کیا ہے؟ وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے یہ زخم غزوہ خیبر میں لگا تھا، لوگ کہہ رہے تھے کہ سلمیٰ زخمی ہو گیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ دم کیا۔ اس دم کی برکت سے مجھے آج تک اس زخم سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی''۔

12۔ الحلبی برہان الدین، علی بن ابراہیم بن احمد، انسان العیون فی سیرت الامین مامون المعروف السیرۃ الحلبیہ، بیروت ۱۴۰۵ھ، دار الکتب العلمیہ، ۲: ص ۲۵۲

13۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب: غزوہ خیبر کا بیان، حدیث 4206۔

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ، فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَهُنَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَتَدَاوَى ؟، فَقَالَ: تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ.[14]

ترجمہ: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صحابہ کرام کے سامنے حاضر ہوا۔ اتنی خاموشی تھی کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے سلام کیا اور پھر بیٹھ گیا۔ اتنے میں اِدھر اُدھر سے کچھ گاؤں والے حاضر ہوئے۔ انہوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) کیا ہم علاج کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کی دوا بھی پیدا فرمائی ہے، سوائے ایک بیمارے کے اور وہ بوڑھاپا ہے ۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج پیدا فرمایا ہے اور ہر بیماری کے علاج کی اجازت بھی عطا فرمائی ہے۔ آج کے جدید دور میں علاج کے مختلف جدید طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسلام علاج کے ان نئے طریقوں کے استعمال سے نہیں روکتا۔ واضح رہے کہ سابقہ دور کے طریقے اور مسائل موجودہ دور کے طریقوں اور مسائل سے بہت زیادہ مختلف ہیں۔ لیکن اس قسم کی سرجری کی مثالیں مل سکتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ ایک یہودی ابو رافع کو قتل کرنے کے لیے نکلے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دی تھی اور آپ کے دشمنوں کی مدد کی تھی، تو اس واقعے میں حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ کی ٹانگ پنڈلی سے ٹوٹ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی ٹانگ کو ٹھیک کر دیا تھا۔[15]

جب تک کوئی خاص رکاوٹ نہ ہو جو اسلامی شریعت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہو، اس کے نفاذ میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اسلام ایک عالمی مذہب ہے اور اپنے اندر کافی وسعت رکھتا ہے۔ اسلام قیامت تک باقی رہنے والا دین ہے۔ ہر معاشرہ کی ایسی باتیں اور رسم ورواج کو اپناتا ہے جو اسلامی اصولوں کے منافی نہیں ہیں۔ جہاں کہیں بھی کچھ جزئیات کی تفصیلات کی اصلاح کی ضرورت ہو، وہاں اصلاح کر کے اس کو اپنا حصہ بنالیتا ہے۔ اسلام ان فطری طور پر پیدا ہونے والے نقائص کو دور کرنے کی مخالفت کرتا ہے جو تقریباً ہر انسان میں موجود ہیں۔ جیسا کہ انسان بچہ ہوتا ہے، اس کے بعد جوان ہوتا ہے۔ بچہ نازک ہوتا ہے اور پھر جب جوان ہو جاتا ہے تو وہ مکمل طور پر کامل اور مکمل ہوتا ہے۔ جوانی کے بعد عمر گذرنے کی وجہ سے کمزوری کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ اس وقت اگر کوئی حادثاتی عیب نمایاں ہو جائے تو اسلام اسے دور کرنے کا حامی ہے۔ باقی جوانی کے بعد جب آدمی بڑھاپے کی طرف بڑھنا شروع کرتا ہے تو بڑھاپے کی وجہ سے آہستہ آہستہ جسم کی کھال لٹکنا شروع ہو جاتی ہے، جھریاں پڑ جاتی ہیں ان کو ختم کرنا غیر فطری عمل اور غیر فطری خواہش ہے۔

اسلام ایسی خواہشات کی تکمیل سے سختی سے منع کرتا ہے یا صرف اپنی خوبصورتی اور حسن کو بڑھانے کے لیے یا لوگوں میں خود کو ظاہر کرنے کے لیے پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری سے بھی منع کرتا ہے۔ قدرت کے قانون کے مطابق تقریباً ہر انسان کو ان مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، یہ قانون فطرت ہے جس پر ہر انسان کو عمل کرنا پڑتا ہے۔ کسی کو بھی قانون فطرت میں ردوبدل یا تبدیلی کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

14۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب: دوا علاج کرانے کے حکم کا بیان، حدیث 3855۔

15۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب: ابو رافع۔ یہودی عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا قصہ، حدیث 4040۔

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَۃٍ ثُمَّ یُخۡرِجُکُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّکُمۡ ثُمَّ لِتَکُوۡنُوۡا شُیُوۡخًا ۚ وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰی مِنۡ قَبۡلُ وَ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ [16]

ترجمہ: (اللہ) وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر خون کے لو تھڑے سے، پھر تمہیں بچے کی صورت میں باہر نکالا، پھر تمہیں اتنا بڑھایا کہ تم اپنی پوری طاقت کو پہنچ جاؤ، پھر اور بھی آگے بڑھاتا ہے تاکہ تم بڑھاپے کو پہنچ جاؤ اور تم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جن کو پہلے ہی موت دے دیتا ہے (یہ سب اس لئے کیا جاتا ہے) کہ تم مقررمدت تک پہنچ جاؤاور تاکہ تم عقل سے کام لو۔۔

اللہ تعالی انسانوں کو خوبصورت اور حسین تخلیق کیاہے اور انسان کا جسم اللہ تعالی کی عطا کردہ امانت ہے۔ اس امانت میں ردوبدل کرنا بھی ایک قسم کی خیانت ہے۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے عطا کردہ جسم، اس کے جسم کی بناوٹ اور اس کے جسم کے رنگ سے مطمئن ہو۔ اب رب کی خوشنودی حاصل کرنے والے کامیاب ہیں اور جو لوگ اللہ کی امانت میں خیانت کرتے ہیں وہ اپنے انجام کی فکر کریں۔ اسلام تو نام ہی اللہ رب العزت کو راضی کرنے کا ہے۔ باقی نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اور شیطان کی پیروی کر کے جو اللہ تعالی کے قانون سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں وہ اللہ اور آخرت کے دن سے ڈریں۔

جواز :

پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری کسی بھی عیب یا بدنمائی کو دور کرنے کے لیے جائز ہے۔ ایسا عیب جو پیدائشی ہو یا بعد میں کسی حادثے کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو۔ جیسے کسی بچے کے پیدائشی ہاتھ یا پاؤں کی چھ انگلیاں ہوں، ہونٹ کٹے ہوئے ہوں یا ناک کٹی ہوئی ہو یا کوئی ہڈی بڑھی ہوئی ہو یا کوئی عضو مڑا ہوا ہو جیسے پیدائشی نقص ہوتے ہیں۔ حادثاتی طور پر جیسے: آگ میں جل جانا، کسی زخم کا نشان باقی رہ جانا، کسی عضو کا کٹ جانا، کسی ہڈی کا ٹوٹ جانا، کسی بیماری کی وجہ سے کوئی نقص پیدا ہو جائے وغیرہ تو ان سب صورتوں میں پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری کرانے کی اسلام اجازت دیتا ہے۔

حضرت ابوالاشہب حضرت عبدالرحمٰن بن طرفہؓ سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلاَبِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.[17]

ترجمہ: ان کے دادا عرفجہ بن اسعد کی ناک جو جنگ کلاب کے دن کٹ گئی تھی تو اس نے چاندی کی ناک بنوائی۔ اس کو اس میں بدبو محسوس ہونے لگی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے حکم مطابق سونے کی ناک بنوائی ۔

16۔القرآن ۴۰ : ۶۷

17۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الختم (ان + گوٹھی پہننے کے بارے میں) باب: سونے کے دانت بنوانے کا بیان، حدیث 4232۔

حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔[18]

ترجمہ: ایام جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن میری ناک کٹ گئی۔ میں نے اس میں چاندی کی ناک ڈالی ،اس سے بدبو آنے لگی تھی،اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک لینے کا حکم دیا ۔

مندرجہ بالا احادیث سے پلاسٹک سرجری کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔یعنی انسان کے کسی بھی عضو کی خرابی کو دور کرنے کے لیے علاج کرنا صحیح عمل ہے۔

ممانعت

پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری کے ذریعے ہر قدرتی تبدیلی کو ختم کرنے کی اجازت نہیں ہے جو تقریباً ہر انسان کو ہو سکتی ہے۔اسلام اس طرح کے عمل سے بالکل منع کرتا ہے۔ جیسے: بوڑھاپے کے اثرات اور جھریاں ختم کروانا،عورتوں کو اپنی عمر چھپانے کے لیے اگلے دانتوں کے درمیان فاصلہ پیدا کروانا۔اسی طرح کسی بھی عمل میں مقصد خود ثنائی،دوسروں کی کشش کا مرکز بننے کی خواہش،دوسروں کے لئے نمائش،حسن اور خوبصورتی بڑھانا۔ جیسے: خواتین کا چھاتیوں کو بڑھانا ، ناک باریک کروانا، یا کسی دوسرے عضو کی سرجری کروانا تاکہ اپنی ظاہری شکل کو مزید نکھار سکیں۔اس قسم کی پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری اسلام میں حرام ہے۔یہ پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری اللہ تعالیٰ کی قدرت کے قانون سے چھیڑ چھاڑ ہے۔

ایسی سرجری شیطان کی اقتدا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں شیطان کے گمراہ کرنے والی بات کے بارے میں یوں فرمایا ہے:

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝[19]

ترجمہ: اور میں ان کو راہ راست سے بھٹکاتا رہوں گا اور انہیں جھوٹی امیدیں دلاتا رہوں گا اور میں انہیں سکھاؤں گا کہ وہ جانوروں کے کان چیر دیں اور میں انہیں حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی (صورت) کو بگاڑتے (رہیں گے) اور جو شخص اللہ کے بجائے شیطان کو اپنا دوست بناتا ہے وہ واضح نقصان میں ڈوبے گا ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.[20]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی اور جسم پر سوئی سے نقش بنانے والی اور بنوانے والی پر لعنت کی ہے۔

18۔ترمذی، محمد بن عیسی، سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب: سونے کے دانت بنوانے کا بیان، حدیث 1770۔

19۔القرآن ۴ : ۱۱۹

20۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، اللباس، باب: نقش بنوانے والی عورت کے بیان میں، حدیث 5946۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ[21].

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسم پر سئی سے نقش و نگار بنانے والیوں پر اور چہرے کے بالوں کو اکھیڑنے والیوں پر اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے اگلے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں پر جو اللہ تعالی کی بناوٹ میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت فرمائی ہے۔ ہاں پھر میں ان پر کیوں لعنت نہ کروں جن پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔

اس طرح بہت سی احادیث میں محض زیب وزینت اور آرائش کے لیے ایسے کاموں پر لعنت کی گئی ہے۔

نتیجہ

ہر پیدائشی یا حادثے کے نتیجے میں ہونے والے عیب یا بدنمائی کو دور کرنے کے لئے ضرورت اور حاجت کے وقت پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری بطور علاج جائز ہے اور اسلام اس کی حمایت کرتا ہے۔ محض زیب وزینت اور خود پسندی کے لئے پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری ممنوع اور حرام ہے۔ اسلام اس سے منع کرتا ہے۔

سفارشات

۱۔ آج اس جدید دور میں بناؤ سنگھار اور خود نمائی کے لئے مسلمان بھی مغربی تہذیب کی پیروی میں اسلام کی حدود سے بھی تجاوز کرتے جارہے ہیں۔ علما کرام کو اس بارے میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنی چاہیئے۔ اسلام کے احکامات سے لوگوں کو واقف کرانے کی کوشش کریں۔ اسکالرس اور محققین حضرات اپنی تحقیقات اور تصنیفات میں پلاسٹک سرجری کے حکم کو واضح کریں۔

۲۔ یونیورسٹیز اپنے طلبا سے پلاسٹک سرجری کے جواز، ممانعت، اہمیت اور ضرورت پر تھیسز لکھوائیں۔

۳۔ اس بارے میں میڈیا کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ عوام کو اللہ تعالی کے احکامات سے بغاوت نہ کرنے کی ترغیب دے اور اسلامی معاشرے کی عکاسی کرتے ہوئے پلاسٹک سرجری کے اصل اسلامی حکم کو عام کرے۔

۴۔ اہل قلم اور مصنفین حضرات دور جدید کے تقاضہ کو سامنے رکھتے ہوئے پلاسٹک سرجری کو اپنی تصنیفات کا موضوع بنائیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

21۔ ایضا حدیث ۵۹۴۷۔